نماز کا قیام اور رمضان المبارک

ارشاد ربانی ہے کہ: اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیْلِ ھِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلًا۔(المزمل:7)

ترجمہ:رات کا اُٹھنا یقیناً (نفس کو) پاؤں تلے کچلنے کے لئے زیادہ شدید اور قول کے لحاظ سے زیادہ مضبوط ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آیت استخلاف کے بعد اگلی ہی آیت میں جس بات پر سب سے پہلے زور دیا ہے وہ قیام نماز ہی ہے۔چنانچہ فرمایا:

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ(النور57:)

ترجمہ: اور نماز کو قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

یونس کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے اعمال میں سے قیامت کے دن سب سے پہلے جس بات کا محاسبہ کیا جائے گا وہ نماز ہے۔

(ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب قول النبی ﷺ کل صلاۃ لا یتمھا صاحبھا تتم من تطوع)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا " ذرا غور کریں کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزرتی ہو وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کچھ بھی میل باقی رہ جائے گی؟ صحابہؓ نے عرض کی۔اس کی میل میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ خطائوں کو معاف کر دیتا ہے۔

(بخاری ،کتاب مواقیت الصلوۃ، باب الصلوات الخمس کفارۃ)

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: بَیْنَ الْکُفْرِ وَالْاِیْمَانِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ۔

(ترمذی۔کتاب الایمان۔باب ما جاء فی ترک الصلوٰۃ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز چھوڑنا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”یاد رکھنا چاہئے نماز ہی وہ شے ہے جس سے سب مشکلات آسان ہو جاتے ہیں اور سب بلائیں دور ہوتی ہیں۔ مگر نماز سے وہ نماز مراد نہیں جو عام لوگ رسم کے طور پر پڑھتے ہیں بلکہ وہ نماز مراد ہے جس سے انسان کا دل گداز ہو جاتا ہے اور آستانۂ احدیّت پر گر کر ایسا محو ہو جاتا ہے کہ پگھلنے لگتا ہے۔

یاد رکھو یہ نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی ...۔“

(ملفوظات جلد5صفحہ 403`402)

اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا :

” اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔آسمان پر تم اسوقت میری جماعت شمار کئے جائوگے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم ماروگے۔سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکٰوۃ کے لائق ہے وہ زکٰوۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔یقینا یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہو گی۔وہ عمل بھی ضائع نہیں ہو گا۔“

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد19 صفحہ15)

پھر فرمایا:

” انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے۔جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے۔

اسی طرح پر نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔ نماز صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے۔بعض لوگ نماز کو تو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مرغی ٹھونگیں مارتی ہے۔ختم کرتے ہیں اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کرتے ہیں۔حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالیٰ کے حضورعرض کرنے کے لئے ملا تھا۔ اس کو صرف ایک رسم اور عادت کے طور پر جلد جلد کرنے میں گزار دیتے ہیں اور حضور الٰہی سے نکل کر دعا مانگتے ہیں۔نماز میں دعا مانگو۔نماز کو دعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو۔"

(ملفوظات جلداول صفحہ 402)